بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمان دہشت گردی کیوں کرتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اسلام اگر سچا دین ہے، تو مسلمان دہشت گردی کیوں کرتے ہیں؟

جواب

سوال کے جواب سے پہلے مختصراً یہ سمجھ لیجیے کہ "دہشت گردی" ہے کیا؟ دہشت گردی دورِ حاضر کی ایک جدید اصطلاح ہے، ابھی تک اس کی کوئی جامع تعریف نہیں کی جا سکی، البتہ یہ انگریزی کے لفظ Terrorism کا مترادف ہے جو کہ فرانسیسی زبان کے لفظ "Terror" سے لیا گیا ہے، فرانسیسی زبان میں اس کا معنیٰ: ڈر اور وحشت ہے، عربی میں اسے "اِرھابٌ" سے تعبیر کیا جاتا ہے، دہشت گردی کے مفہوم کے متعلق محققین اور ماہرین ریسرچرز نے جو مختلف تعریفیں بیان کیں ان کا لب لباب اور خلاصہ یہ ہے کہ "دہشت گردی" ایسے ظلم و زیادتی کو کہتے ہیں جو کسی فرد، تنظیم، حکومت یا ملک کی جانب سے کسی دوسرے انسان کے دین و مذہب، جان و مال، عقل و خرد یا اس کی عزت آبرو پر دست اندازی کرتے ہوئے کی جائے۔

اسلام کی تعلیمات تو دہشت گردی کی نفی کرتی ہیں:

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ اسلام اور مسلمان دہشت گردی کیوں پھیلا رہے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے، یہ نظریہ غلط، حقیقت کے خلاف اور دنیا بھر میں لاکھوں مسلمانوں کو قتل کر کے دہشت پھیلانے والے ملکوں کا پروپیگنڈا ہے۔ اسلام کی اعلیٰ اور شاندار تعلیمات تو دہشت گردی "Terrorism" کی نفی کرتی ہیں اور اسلام نے تو دہشت گردی کو حرام قرار دے کر دوسروں کا خیال رکھنے کو فروغ دیا ہے۔ قرآن و حدیث میں فتنہ و فساد، قتلِ ناحق اور دوسروں کو ذلیل و رسوا کرنے کی واضح طور پر مذمت بیان کی گئی ہے۔

بطورِ مثال چند احکام ملاحظہ کیجیے۔

(1) دینِ اِسلام تکریمِ اِنسانیت کا دین ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت 70) اسلام انسانی جان کی بے پناہ قدر و حرمت بیان کرتا ہے، اس کی نظر میں کسی انسان کو قتل کرنا شدید گناہ کبیرہ ہے، حتی کہ نہ صرف مسلمانوں، بلکہ بلا تفریق تمام انسانوں کے قتل ناحق کی سختی سے ممانعت ہے اور انسانی جان کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام نے بغیر کسی وجہ کے ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے برابر اور ایک جان کو بچانا، پوری انسانیت کو بچانے کی طرح قرار دیا ہے۔ (سورۃ المائدۃ، آیت 32)

ایک حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اگر تمام آسمان وزمین والے ایک مسلمان کا خون کرنے میں شریک ہوجائیں، تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل اَوندھا کر کے جہنم میں ڈال دے گا۔ (سنن الترمذی، حدیث 1403، بیروت)۔

(2) دینِ اسلام نہ صرف مسلمانوں، بلکہ غیر مسلم مُعاہد اور وہ غیر مسلم جو برسرِ جنگ نہ ہوں، انہیں ناحق اذیت پہنچانے، ان کے جان ومال اور اسباب کو لوٹنے کی سختی سے ممانعت بیان کرتا ہے، ان کے راہبوں اور مذہبی پیشواؤں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

(3) اسلام میں فتنہ وفساد پھیلانے کو قتل سے بھی بڑا جرم قرار دیا گیا (سورۃ البقرۃ، آیت 191) اور زمین میں فساد پھیلانے اور قتل و غارت اور لوٹ مار کرنے والوں کی سخت ترین سزائیں بیان کی گئیں، رب تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح طور پر ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ (33)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں خوب قتل کیا جائے یا انہیں سُولی دی جائے یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا (ملک کی سر زمین سے (جلاوطن کر کے) دور کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔" (القرآن الکریم، سورۃ المائدۃ، آیت 33) لہٰذا فتنہ وفساد، تشدد اور اسلام میں اتنا ہی تفاوت اور دوری ہے، جتنی آگ اور پانی میں ہے۔

(3) اسلام تو وہ پاکیزہ دین ہے جو جانور کو بھی ذبح کرنے میں احسن اور ایسا طریقہ اپنانے کا درس دیتا ہے کہ جس سے اسے کم سے کم تکلیف پہنچے۔ وہ دینِ اسلام جو راستے سے ایک پتھر، کانٹا اور ہر ایذا دینے والی چیز کو ہٹانے کا حکم دیتا ہے (صحیح بخاری) کیا وہ اسلام لوگوں کے قتلِ عام کی اجازت دے سکتا ہے؟

اسلام امن وسلامتی کا مذہب:

(1) تاریخ گواہ ہے اسلام روزِاول سے امن وسلامتی کا سرچشمہ اور انسانوں کے مابین محبت والفت اور نرمی ورفاقت کو فروغ دینے والا مذہب ہے، جب بڑے بڑے قبائل ایک دوسرے کے خون کے پیاسے برسوں سے قتل وغارت کا بازار گرم کیے ہوئے جنگیں کر رہے تھے، اسلام نے آکر ان کو درسِ امن دیا اور اُن جنگجو لوگوں میں عداوت ودشمنی دُور کر کے آپس میں دینی محبت، الفت پیدا کر دی۔ (سورہ آل عمران آیت: 103)۔

(2) اسلام کے پُرامن ہونے کی عظیم مثال فتحِ مکہ ہے کہ جب سیدنا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ پہنچے، تو سامنے وہ سب ظالم وجفاکار لوگ کھڑے تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے اور بار بار آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قاتلانہ حملے کیے تھے، وہ بھی موجود تھے جنہوں نے آپ کی شہزادی حضرت زینب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کو نیزہ مار کر اونٹ سے گرا دیا تھا اور ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا، جنہوں نے آپ علیہ السلام کے چچا کو شہید کر کے جسم کے ٹکڑے کیے تھے، صحابہ کرام کو رسیوں سے باندھ باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لٹانے والے، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سلانے

والے، کسی کو چٹائیوں میں پلیٹ پلیٹ کرنا کوں میں دھوئیں دینے والے، سینکڑوں بار گلا گھونٹنے والے یہ سب لوگ دس سے بارہ ہزار مہاجرین و انصار کے لشکر کی حراست میں مجرم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے لیکن رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا کہ "لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَاء"ترجمہ: آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔ (ملخصاً سیرت مصطفیٰ، ص438، 440)۔

ان تمام احکام اور باتوں سے اسلام کی اصل تعلیمات واضح ہوتی ہیں کہ اسلام کس قدر امن و سلامتی کا مذہب ہے اور اسلام کی نظر میں انسانی جان کی کس قدر اہمیت ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے جو اسلام کی اصل تعلیمات کو پس پُشت ڈال کر دامنِ اسلام پر قتل و غارت گری کے حامی ہونے اور دہشت گردی کا بدنما دھبا لگاتے ہیں۔

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کے باوجود مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام کیوں؟

اولاً یہ ذہن نشین رہے کہ مسلمان کا عمل اسلام نہیں ہے، لہٰذا اسلام پر جب بھی کوئی اعتراض کیا جائے، تو سب سے پہلے یہ طے ہونا ضروری ہے کہ یہ کوتاہی اسلام کی ہے یا کسی مسلمان کی؟ یعنی اگر کوئی غلط کام ہو رہا ہے، تو یہ اسلام کی تعلیم ہے یا مسلمان اسلامی تعلیمات سے ہٹ کر از خود ایسا کر رہا ہے، مثلاً کوئی مسلمان دنیا کے کسی خطے میں کسی کو بلاوجہ قتل کرتا ہے یا بم دھماکہ کرتا ہے، تو یہ طے کرنا ضروری ہے کہ اس کو ایسا کرنے کا حکم اسلام نے دیا ہے یا اسلام کے منع کرنے کے باوجود وہ یہ غلط کام کر رہا ہے، جب یہ بات طے ہو جائے گی، تو اسلام پر ہونے والے تمام اعتراضات ختم ہو جائیں گے، اس لیے جب بھی اسلام پر کوئی اعتراض ہوگا، تو یہ دیکھا جائے کہ یہ برائی اسلام کی ہے یا کسی فردِ واحد مسلمان کی؟ تو ہر جگہ یہی جواب ملے گا کہ اسلام میں تو یہ برائی نہیں، تو اگر بعض لوگوں نے دہشت گردی یا قتل و غارت کی، تو اسلام پر کیسے اعتراض ہو سکتا ہے اور ان بعض کے عمل کی وجہ سے عالم اسلام کے تمام مسلمانوں کو بدنام کرنا اور یہ لیبل (Label) لگا دینا کہ دہشت گرد ہوتے ہی مسلمان ہیں، کہاں کا انصاف ہے؟ جیسے کسی ایک عیسائی کی دہشت گردی سے تمام عیسائیوں اور مذہب عیسائیت کو دہشت گرد نہیں کہا جاتا، یونہی ایک فرد کی وجہ سے پورے دینِ اسلام اور تمام مسلمانوں کو بھی دہشت گرد نہیں کہہ سکتے۔

مسلمانوں پر دہشت گردی کے الزام کی ایک وجہ یہ ہے کہ مغربی دنیا اور میڈیا میں بیٹھے اسلام مخالف ملحد لوگ عالم اسلام کے متعلق صرف شدت پسندی کے کسی واقعہ کو ہی نمایاں (Highlight) کرتے ہیں جبکہ اسلام کے مثبت پہلو، حقیقی پُرامن تعلیمات کو بالکل بیان نہیں کرتے حتیٰ کہ خود عالمِ اسلام میں دہشت گردی اور فتنہ و فساد اور قتل و غارت کے خلاف پائی جانے والی نفرت، مذمّت اور مخالفت کا سرے سے تذکرہ بھی نہیں کرتے۔ جس کا نتیجہ یہ نظر آ رہا ہے کہ منفی طور پر پروپیگنڈا کر کے اسلام اور انتہاء پسندی و دہشت گردی کو باہم جوڑ دیا گیا اور صورتِ حال یہ ہے کہ اسلام کا نام سنتے ہی مغربی ذہنوں میں دہشت گردی کی تصویر اُبھرنے لگتی ہے جو کہ سراسر جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔

حقیقت میں ظالم اور دہشت گرد کون؟

عصرِ حاضر کا بہت بڑا المیہ یہ ہے کہ ظلم و تشدد میں پس بھی مسلمان ہی رہا ہے اور دہشت گرد بھی اسے ہی قرار دیا جا رہا ہے، حالانکہ اگر غور کیا جائے، تو یہ اُمّت مسلمہ کے خلاف بہت بڑی سازش کی گئی کہ دنیا بھر میں ان کی پہچان ایک دہشت گرد کے طور پر کرا دی گئی، ورنہ پچھلے تقریباً سوا سو سال کی تاریخ دیکھ لیں کہ دنیا میں جنگیں مسلط کرنے والے کون تھے اور انہوں نے کتنوں کو مارا، ؟ جنگِ عظیم اول میں ایک کروڑ سے زائد لوگوں کو لقمۂ اجل بنا دیا گیا، کیا یہ کام کرنے والے مسلمان تھے؟ اسی طرح دوسری عالمی جنگ عظیم میں کئی کروڑ لوگ مارے گئے، ہولوکاسٹ سمیت نسل کشی، بھوک اور قتلِ عام کی وجہ سے لاکھوں افراد ہلاک ہوئے، ان کارناموں کو سر انجام دینے والے مسلمان تھے یا مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے والے خود؟ کیا ہیروشیما اور ناگاساکی میں حملہ کرنے والے مسلمان تھے؟ پھر گزشتہ چالیس سالوں کا جائزہ لیا جائے تو سب سے زیادہ مسلمانوں کو قتل کیا گیا اور ہر جگہ قتل کرنے والے غیر مسلم تھے، نیز سب سے زیادہ مسلمان ملکوں کو برباد کیا گیا، یمن، عراق، شام، افغانستان، برما، کشمیر، چیچنیا، بوسنیا، فلسطین، غزہ اور رفح میں نہتے لاکھوں مسلمان بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو قتل کیا گیا، بموں سے ان کے جسموں کے چیتھڑے اڑا دیے گئے اور ظلم و جبر کے وہ پہاڑ توڑے گئے جن کی مثال نہیں ملتی، تو ان سب ظلم کرنے والوں کو دہشت گرد کیوں نہیں کہا جاتا؟ اسی طرح جب اپنے مذہبی تقدس کی آڑ میں مسلمانوں کو قربانی کی عبادت کرنے کی وجہ سے مارا جاتا ہے، تب ان مارنے والوں کو دہشت گرد کیوں نہیں کہا جاتا؟ المختصر یہ کہ کیا زندہ درگور کی جانے والی بچیوں کو بچانے اور اُنہیں رحمت قرار دینے والا اسلام دہشتگرد ہے، یا بلا امتیاز ننھے بچوں، بچیوں، عورتوں اور بوڑھوں کو جلانے اور مارنے والے دہشت گرد کہلانے کے لائق ہیں؟

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 26 ربیع الآخر 1448ھ/09 اکتوبر 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net